81915 ـ توبہ كے بعد ضرورت كے باوجود حرام مال ميں تصرف كا طريقہ

سوال

ميں ايك عرب ملك ميں كئى برس سے بطور اكاؤنٹنٹ ملازمت كر رہا ہوں، مجھے دوران ملازمت علم ہوا كہ يہ حرام ہے، اور ميرا شمار سود لكھنے والوں ميں ہوتا ہے، كيونكہ ميں اپنى كمپنى كے ليے بنك سے سود پر مطلوب قرض كى درخواستيں لكھتا ہوں، اور يہ عمل ہر وقت ميرى زندگى كو مكدر كيے ركھتا ہے، اب ميں اس واپس اپنے ملك جانا چاہتا ہوں، اور اپنے گھرانے كے ساتھ ايك نئى زندگى كا آغاز كرنے كے ليے جو كچھ بھى ميرے پاس ہے وہ اسى تنخواہ كا ہے!! چنانچہ مجھے كيا كرنا چاہيے ؟
بعض افراد نے مجھے يہ كہا ہے كہ مجھے توبہ كرنى چاہيے اور ميں اس مال كو خرچ كردوں ليكن اس ميں سے خود كوئى فائدہ حاصل نہيں كر سكتا!!
اور ايك دوسرے شخص نے يہ كہا كہ مجھے اس سے توبہ تو كرنى ہوگى ليكن مال سے استفادہ كيا جا سكتا ہے، اور كثرت سے صدقہ و خيرات بھى كرنا ہوگى، يہ علم ميں رہے كہ ميرے پاس آمدنى كا كوئى اور ذريعہ نہيں، اور نہ ہى اس مال كے علاوہ كوئى اور راس المال ہے جس سے ميں نئى زندگى شروع كرسكوں، اور نہ ہى سركارى ملازمت حاصل ہونا ممكن ہے كيونكہ يہ بہت مشكل ہے... اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے اس كے متعلق مجھے معلومات فراہم كريں، كہ مجھے زندگى شروع كرنے كے ليے كيا كرنا چاہيے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سود لكھنے، يا اس كا حساب و كتاب ركھنے، يا سود حاصل كرنے كے ليے درخواستيں لكھنے، يا اس طرح كى كوئى اور ملازمت جس ميں سودى معاملات ميں تعاون ہوتا ہو جائز نہيں؛ كيونكہ ايسا كرنے ميں گناہ اور ظلم و زيادتى ميں تعاون ہوتا ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكى و بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہا كرو، اور گناہ اور ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو، اور اللہ تعالى سے ڈر جاؤ، يقينا اللہ تعالى بڑى سخت دينے والا ہے المآئدة (2).

اور صحيح حديث سے ثابت ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے پانچ افراد لعنت فرمائى:

جابر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سود كھانے، اور سود كھلانے، اور سود لكھنے، اور سود كے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائى، اور فرمايا: يہ سب برابر ہيں "

صحيح مسلم حديث نمبر (1598).

اس ليے اس طرح كى ملازمت ترك كرنى واجب اور ضرورى ہے، اور صرف ايسے كام كى ملازمت كرنى چاہيے جو مباح ہو، اور پھر جو شخص بھى كوئى كام اللہ تعالى كے ليے ترك كرتا ہے، اللہ تعالى اسے اس سے بھى بہتر عوض ديتا ہے.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (21113) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

جس كسى نے بھى حرام طريقے سے مال كمايا مثلا گانے بجانے كى اجرت، يا رشوت، يا نجومى اور كہانت كى كمائى، يا جھوٹى گواہى دے كر، يا سود كى لكھائى وغيرہ كر كے، يا اس طرح كے دوسرے حرام كام سے كمائى كى اور پھر وہ اللہ تعالى كے سامنے توبہ كر لے، اوراپنے كيے پر نادم ہو اور آئندہ ايسا عمل نہ كرنے كا عہد كرلے، اگر اس نے مال خرچ كر ليا ہو تو اس پر كچھ گناہ نہيں، اور اگر مال اس كے پاس ہو تو اس كے ليے اس مال مال كو نيكى و بھلائى كے كاموں ميں صرف كر كے اس سے چھٹكارا حاصل كرنا ضرورى ہے، اور اگر وہ متاج اور ضرورتمند ہو تو وہ اپنى ضرورت كے مطابق اس سے مال لے كر باقى مال سے چھٹكارا حاصل كر لے.

ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اگر كسى دوسرے نے اسے حرام معاوضہ ديا اور اس نے وہ معاوضہ لے بھى ليا ہو، مثلا زانيہ، اور گانے بجانے والا، اور شراب فروخت كرنے والا اور جھوٹى گواہى دينے والا، اور اس طرح كے دوسرے افراد پھر وہ توبہ كر لے اور وہ معاوضہ اس كے پاس ہو تو ايك گروہ كا قول ہے كہ:

وہ اس معاوضہ اور مال كو اس كے مالك كو واپس كردے؛ كيونكہ وہ اس كا بعنيہ مال ہے، اور اس نے وہ مال شارع كے حكم سے نہيں ليا، اور نہ ہى مال كے مالك كو اس مال كے عوض كوئى مباح اور جائز نفع حاصل ہوا ہے.

اور ايك گروہ كہتا ہے كہ:

بلكہ اسے صدق دل كے ساتھ توبہ كر لينى چاہيے، اور ليا جانے والا مال واپس نہ كرے، شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ

اللہ نے یہی قول اختیار کیا ہے، اور دونوں قولوں میں زیادہ صحیح بھی یہی ہے " ... انتہی.

دیکھیں: مدارج السالکین (1 / 389).

اور ابن قیم رحمہ اللہ نے " زاد المعاد " میں اس مسئلہ کو شرح وبسط کے ساتھ بیان کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ:

اس مال سے چھٹکارا اور خلاصی کرنا اور توبہ کی تکمیل اسطرح ہو گی کہ: وہ مال صدقہ کر دیا جائے، اور اگر وہ اس کا متاج اور ضرورتمند ہو تو وہ بقدر حاجت اس مال سے لیکر باقی مال صدقہ کر دے " انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 778).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر یہ زانیہ اور باغیہ عورت اور یہ شراب فروخت کرنے والا شخص توبہ کر لے، اور وہ فقیر اور مسکین ہوں تو ان کی ضرورت کے مطابق اس مال کو انہیں دینا جائز ہے، تو اگر وہ شخص تجارت کرنے، یا کوئی بنائی اور سوت کاتنے کی مہارت رکھے تو اس اس کے لیے راس المال دیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (29 / 308).

اس مسئلہ کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ ڈاکٹر عبد اللہ بن محمد السعیدی کی کتاب " الربا فی المعاملات المصرفیۃ المعاصرۃ (2 / 779 ـ 874) کا مطالعہ کریں.

سوم:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم رحمہما اللہ کی سابقہ کلام سے یہ حاصل ہوتا ہے کہ:

اگر توبہ کرنے والا شخص اس مال کا محتاج اور ضرورتمند ہو تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق اس مال سے لے سکتا ہے، اور اس کے لیے اس مال میں سے تجارت یا صنعت کے لیے راس المال لینا جائز ہے.

چہارم:

اس لیے کہ آپ کا کام میں کچھ تو مباح اور جائز ہے، اور کچھ حرام تو آپ اس میں حرام کا اندازہ لگائیں اور اس کے عوض میں جتنا مال آپ کے پاس حرام ہے اس سے چھٹکارا اور خلاصی حاصل کر لیں، اور اگر آپ کے لیے اس کا اندازہ لگانا مشکل ہو تو آپ اس مال کے نصف سے چھٹکارا اور خلاصی حاصل کر لیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" .... اور اگر اس کا مال حرام اور حلال کے ساتھ مختلط ہو اور اسے دونوں کی مقدار کا علم نہ ہو تو وہ اسے نصف نصف کر لے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (29 / 307).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق نصیب فرمائے اور آپ کو صحیح راہ اختیار کرنے کی توفیق دے، اور جس میں آپ کی دنیا و آخرت کی سعادت ہے اس کام میں آپ کی معاونت فرمائے، اور آپ کو یہ یقین کر لینا چاہیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی روزی رساں ہے، اور وہ بڑا ہی رحم کرنے والا اور مہربان ہے جو اپنے توبہ کرنے والے اور اس کی طرف رجوع کرنے والے کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا، بلکہ اس پر اپنی رحمت کے خزانے کھول دیتا ہے، اور اس کے رزق میں کشادگی فرما کر اس کے مال میں برکت فرماتا کر اس پر اپنی رحمت کی برکھا برساتا ہے، کیونکہ وہ اپنے بندے کی توبہ کرنا پسند فرماتا اور اس کی ندامت سے خوش ہوتا ہے، اور احسان کا مقابلے میں احسان عظیم فرماتا ہے.

اللہ جل شانہ کا فرمان ہے:

کیا وہ جانتے نہیں کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور وہی صدقات کو قبول فرماتا ہے، اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحمت کرنے والا ہے التوبۃ (104).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی کچھ اسطرح ہے:

جو شخص بھی نیك اور صالح عمل کرے چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان والا ہو تو ہم اسے یقینا نہایت بہتر زندگی عطا فرمائینگے اور ان کے نیك اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دینگے النحل (97).

اور ایك مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر بھروسہ اور توکل کرتا ہے اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کر کے ہی رہےگا، اللہ تعالی نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 ـ 3)

واللہ اعلم .